مدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعرات 13- جولائی 2000ء - 10 ربیع الثانی 1421 ہجری- 13 وفا 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 157

اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہے

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو صحابہ اکٹھے بیٹھ کر ذکر الٰہی اور حمد و ثناء کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا میرے پاس جبریل آیا ہے اور خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی القوم یجلسون)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کی دوستی

دنیا میں کوئی کسی کے ساتھ دوستی پکی کرتا ہے تو دنیا کے لوگ اپنی دوستی کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ کون دوست ہے جس کے ساتھ سلوک کیا جاوے تو وہ بے تعلقی ظاہر کرے۔ ایک چور کے ساتھ ہمارا سچا تعلق ہو تو وہ بھی ہمارے گھر میں نقب زنی نہیں کرتا، تو کیا خدا تعالیٰ کی وفا چور کے برابر بھی نہیں۔ خدا تعالیٰ کی دوستی تو وہ ہے کہ دنیاداروں میں اس کی کوئی نظیر ہی نہیں۔ دنیا داروں کی دوستی میں تو غدر بھی ہے۔ تھوڑی سی رنجش کے ساتھ دنیا دار دوستی توڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے تعلقات پکے ہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ دوستی کرتا ہے خدا تعالیٰ اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر میں برکت دیتا ہے۔ اس کے کپڑوں میں برکت دیتا ہے۔ اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے۔

بخاری میں ہے کہ نوافل کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ نوافل ہر شئے میں ہوتے ہیں۔ فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے وہ سب نوافل میں داخل ہے۔ جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جائے خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی غنی، بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی تکذیب کی کچھ پروا نہیں رکھتے۔ جو لوگ خلقت کی پروا کرتے ہیں وہ خلق کو معبود بناتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بندوں میں ہمدردی بہت ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوئی ہے۔ وہ دنیا کی پروا نہیں کرتے۔ آگے خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ دنیا کھچی ہوئی ان کی طرف چلی آتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 506)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والد یا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامی بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحب حیثیت، صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 62

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

دل نہیں سوتا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں پچھلی رات میں تہجد کے وقت گیارہ رکعت سے زیادہ نفل نماز نہیں پڑھتے تھے۔ آپؐ چار رکعتیں پڑھتے، ان کی خوبصورتی اور لمبائی کا نہ پوچھے (یعنی یہ نماز بہت سنوار کر اور لمبی پڑھتے..)۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان کی خوبصورتی اور لمبائی کا نہ پوچھے! پھر اس کے بعد تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ کیا وتر ادا کرنے سے قبل آپ سوتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اے عائشہ! میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

خوشخبری

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے۔ حضور علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جابر آج میں تمہیں پریشان اور اداس کیوں دیکھ رہا ہوں میں نے عرض کیا حضورؐ میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور کافی قرض اور بال بچے چھوڑ گئے ہیں۔ حضور فرمانے لگے کیا میں تمہیں یہ خوشخبری نہ سناؤں کہ کس طرح تمہارے والد کی اللہ تعالیٰ کے حضور پذیرائی ہوئی۔ میں نے عرض کیا ہاں حضور ضرور سنائیں اس پر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر کسی سے گفتگو کی ہے تو ہمیشہ پردہ کے پیچھے سے کی ہے لیکن تمہارے باپ کو زندہ کیا اور اس سے آمنے سامنے گفتگو کی اور فرمایا میرے بندے مجھ سے جو مانگنا ہے مانگ۔ میں تجھے دوں گا تو تمہارے والد نے جواباً عرض کیا اے میرے رب میں چاہتا ہوں کہ تو زندہ کر کے مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ تیری خاطر دوبارہ قتل کیا جاؤں۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ میں یہ قانون نافذ کر چکا ہوں کہ کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں نہیں لوٹاؤں گا۔

(ترمذی کتاب التفسیر سورۃ آل عمران)

میں تمہارا مددگار ہوں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک فوجی مہم کے لئے بھیجا۔ ہم ڈر کر بھاگ آئے۔ جب مدینہ پہنچے تو چھپتے پھرتے اور پشیمان ہو کر کہنے لگے کہ ہم تو ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضورؐ ہم بھاگنے والے ہیں۔ یہ سن کر حضورؐ نے (ہماری تسلی کی خاطر) فرمایا۔ نہیں بلکہ تم تو ٹھکانے پر تازہ دم ہونے اور تقویت حاصل کرنے کے لئے آئے ہو۔ کیونکہ میں تمہارا ٹھکانہ تمہارا مددگار اور تمہاری پناہ ہوں۔

(ترمذی کتاب فضائل الجہاد باب الفرار من الزحف)

اطاعت کی حدود

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علقمہ بن مجزز کی سرکردگی میں ایک فوجی دستہ روانہ فرمایا جس میں میں بھی تھا۔ لشکر راستہ میں تھا یا منزل مقصود پر پہنچ چکا تھا کہ ایک گروہ نے آگے جا کر صورت حال کا جائزہ لینے کی اجازت مانگی۔ علقمہ نے انہیں اجازت دے دی اور ان کا امیر عبداللہ بن حذافہ کو مقرر کیا۔ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ تھا۔ الغرض ابھی ہم راستہ میں ہی تھے کہ بعض لوگوں نے آگ سینکنے یا کچھ پکانے کے لئے آگ جلائی۔ عبداللہ کہنے لگے۔ لوگو بتاؤ کہ میری اطاعت اور میرا حکم ماننا تم پر واجب نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ ہم پر تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری واجب ہے۔ عبداللہ کہنے لگے تو اگر میں تمہیں کوئی حکم دوں تو کیا تم اس پر عمل کرو گے؟ لوگوں نے کہا ہاں ہم عمل کریں گے۔ اس پر عبداللہ کہنے لگے کہ اچھا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کود جاؤ لوگ یہ حکم سن کر آگ میں کودنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جب عبداللہ نے یہ دیکھا تو کہنے لگے ٹھہر جاؤ' میں تو آزما رہا تھا۔ جب ہم لوگ واپس مدینہ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر ہوا تو حضورؐ نے فرمایا (خدا نے تمہیں آگ سے بچانے کے لئے ایمان لانے کی توفیق دی ہے) اگر کوئی سربراہ یا حاکم اس قسم کا حکم دے جس میں اللہ تعالیٰ کی واضح اور کھلی نافرمانی ہو تو اس کی بات نہ مانو (کیونکہ اس صورت میں اس کی اطاعت واجب نہیں)

(سنن ابن ماجہ کتاب الجہاد باب طاعۃ الامام)

غزل

دل سے نہیں گزرا کہ نظر سے نہیں گزرا
وہ حسنِ جہانتاب کدھر سے نہیں گزرا

اُمّی ہو مگر سارے زمانہ کا معلم
ایسا کوئی استاد نظر سے نہیں گزرا

پہنچا ہے نہ پہنچے گا کبھی وہ سرِ منزل
ہو کر جو ترے راہ گزر سے نہیں گزرا

جی بھر کے جسے دل کی مرادیں نہ ملی ہوں
سائل کوئی ایسا ترے در سے نہیں گزرا

ممکن ہے کہ وہ سوزِ محبت سے تہی ہو
جو نالۂ دل بابِ اثر سے نہیں گزرا

جو قطرۂ خوں بن نہ سکا گوہرِ نایاب
شاید وہ مرے دیدۂ تر سے نہیں گزرا

کیا ہے ترے ترکش میں کوئی تیر جو اب تک
اے دوست مرے قلب و جگر سے نہیں گزرا

ہم اہلِ جنوں گم ہیں کسی اور فضا میں
تو کشمکشِ شام و سحر سے نہیں گزرا

دیکھے نہیں جس نے کبھی ٹھکرائے ہوئے لوگ
وہ کوچۂ اربابِ ہنر سے نہیں گزرا

جو دل میں لئے بیٹھا ہے جنت کی تمنا
وہ شخص کبھی تیرے نگر سے نہیں گزرا

آیا نہیں سیلابِ فنا کوئی بھی ایسا
سو بار جو ہو کر مرے گھر سے نہیں گزرا

محمود سرِ شام اسے ڈھونڈ رہا ہے
جو درد ابھی اس کے جگر سے نہیں گزرا

ڈاکٹر محمود الحسن

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

عبدالوہاب احمد شاہد صاحب

مومن کا ایمان و عمل حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

ایمان اور اخلاقی قوت‘ عملی حالت کی ضرورت‘ ایمان کی وجہ سے غموں سے نجات

ایمانی اور اخلاقی قوت دکھاوے

مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جائے....اور مجسم صلاح بن جائے کہ وہ کامل صلاحیت اس کی خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان مانی جائے۔

(روحانی خزائن جلد 15 ص 516)

یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت مل سکتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجے سے نجات پالے۔

(روحانی خزائن جلد 20 ص 287)

یاد رکھو ایمان ایک راز ہوتا ہے جو مومن اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے اور جس کو مخلوق میں سے اس مومن کے سوا دوسرا نہیں جان سکتا انا عند ظن عبدی بی کی حقیقت یہی ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر1 ص 369)

ایمان اور عملی حالت

یاد رکھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں یہ نری لاف گزاف ہے زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کردے۔

(ملفوظات جلد نمبر4 ص 594)

اللہ تعالیٰ اس جماعت کو حکم دیتا ہے کہ اپنی عملی حالت اور قوت ایمانی کو درست کر کے دکھاویں کیونکہ جب تک عملی رنگ میں ایمان ثابت نہ ہو صرف زبان سے ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک منظور نہیں اور وہ کچھ نہیں زبان میں تو ایک مخلص اور منافق یکساں معلوم ہوتے ہیں ہر ایک شخص کو جو اپنا صدق اور ثبات قدم ثابت کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ عملی طور پر ظاہر کرے۔ جب تک عملی طور پر قدم آگے نہیں رکھتا آسمان پر اس کو مومن نہیں کہا جاتا۔

(ملفوظات جلد نمبر4 ص 650)

حقیقی ایمان ایک موت ہے جب تک انسان اس موت کو اختیار نہ کرے دوسری زندگی مل نہیں سکتی۔

(ملفوظات جلد نمبر2 ص 648)

ایمان درخت اور اعمال اس کی آب پاشی کے لئے بطور نہروں کے ہیں جب تک اعمال سے ایمان کے پودہ کی آب پاشی نہ ہو اس وقت تک....شیریں پھل حاصل نہیں ہوتے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 387)

سارا قرآن دیکھو کہ کہیں بھی صرف امنوا نہیں لکھا ہے ہر جگہ عمل صالح کا ساتھ ہی ذکر ہے۔...صرف اتنی بات پر خوش نہ ہوں کہ بیعت کی ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں ہر جگہ امنوا کے ساتھ عمل صالح کی تاکید ہے۔

(ملفوظات جلد 2 ص 585‘ 582)

غموں سے نجات

ایمان دنیا کے عذابوں اور لعنتوں سے بھی چھڑا دیتا ہے۔ غموں سے ہم ایمان ہی کی برکت سے نجات پاتے ہیں وہ چیز ایمان ہی ہے جس سے مومن کامل سخت گھبراہٹ اور قلق اور کرب اور غموں کے طوفان کے وقت اور اس وقت کہ جب ناکامی کے چاروں طرف سے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں اور اسباب عادیہ کے تمام دروازے مقفل اور مسدود نظر آتے ہیں مطمئن اور خوش ہوتا ہے....اور کوئی ایسی دولت نہیں جیسا کہ ایمان۔

(روحانی خزائن جلد 5 ص 272 حاشیہ)

خدا تعالیٰ نے دو وعدے اپنی وحی کے ذریعہ سے کئے ہیں ایک تو یہ کہ....انی احافظ کل من فی الدار دوسرا وعدہ اس کا ہماری جماعت کے متعلق ہے(۔) ترجمہ: جن لوگوں نے مان لیا اور اپنے ایمان کے ساتھ کسی ظلم کو نہ ملایا ایسے لوگوں کے واسطے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے کہ جماعت کے وہ لوگ بچائے جائیں گے جو پورے طور سے ہماری ہدایتوں پر عمل کریں اور اپنے اندرونی عیوب اور اپنی غلطیوں کی میل کو دور کر دیں گے اور اپنے نفس کی بدی کی طرف نہ جھکیں گے۔ بہت سے لوگ بیعت کر کے جاتے ہیں مگر اپنے اعمال درست نہیں کرتے صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کیا بنتا ہے خدا تعالیٰ تو دلوں کے حالات سے واقف ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 192)

ایمان کی تکمیل عمل سے ہے

ایمان ایک بوٹا ہے اور اس کی آبپاشی عمل سے ہوتی ہے اس ایمان کی تکمیل کے لئے عمل کی از حد ضرورت ہے اگر ایمان کے ساتھ عمل نہیں ہوں گے تو بوٹے خشک ہو جائیں گے اور وہ خائب و خاسر رہ جائیں گے۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص 153)

یاد رکھو ایمان بدوں اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے....اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص 181)

ایمان کے ساتھ عمل کی ضرورت ہے ورنہ ایمان بدوں عمل مردہ ہے اور جب تک عمل نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو اعمال کے ساتھ وابستہ ہیں۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص 384)

یاد رکھو کہ ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ایسا ہی بے کار ہے جیسا کہ ایک عمدہ باغ بغیر نہر یا دوسرے ذرائع آبپاشی کے نکما ہے....ایمان ایک درخت ہے جس کے واسطے انسان کے اعمال صالحہ روحانی رنگ میں اس کی آبپاشی کے واسطے نہریں بن کر آب پاشی کا کام کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 649)

مشکلات کے وقت ساتھ دینا ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے اس لئے جب تک انسان عملی طور پر ایمان کو اپنے اندر داخل نہ کرے محض قول سے کچھ نہیں بنتا وہ بہانہ سازی اس وقت تک دور ہی نہیں ہوتی۔

(ملفوظات جلد 1 ص 249)

عمل صالح وہ ہے کہ جس میں کوئی فساد نہ ہو اگر انسان کچھ دین کا بنا چاہے اور کچھ دنیا کا بنا چاہے تو یہ محض ایک فساد ہے ایسی حالت سے بچنا چاہئے خدا تعالیٰ ایسے آدمیوں کو پسند نہیں کرتا۔ عمل صالح وہ ہے جو محض خدا تعالیٰ کے واسطے ہو۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 84)

ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف ہر وقت دل پر رہے اور اس کی عظمت اور جبروت سے ڈرتا رہے اور اعمال صالحہ کی کوشش کرتا رہے اور پھر دعا کے ساتھ اس کی توفیق مانگے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 529)

اعمال ضروری ہیں

یاد رکھو زبانی لاف گزاف کافی نہیں ہے۔...یہ طوطے کا کام ہے کہ وہ زبان سے تکرار کرتا ہے۔...یاد رکھو نری زبان سے کوئی برکت نہیں ہے جب تک دل سے اس کے ساتھ نہ ہو اور اس کے موافق اعمال نہ ہوں.... خدا تعالیٰ اعمال چاہتا ہے اس لئے بار بار یہی حکم دیا کہ اعمال صالحہ کرو....غرض نری باتیں کام نہ آئیں گی.... نری لاف گزاف اور زبانی قیل و قال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں۔

(ملفوظات جلد 3 ص 612-611)

جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے....ہماری جماعت کو چاہئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجالاوے اگر اس کی بھی یہی حالت رہی جیسے اوروں کی تو پھر امتیاز کیا ہوا۔

(ملفوظات جلد 3 ص 589)

تقویٰ اللہ ہر ایک عمل کی جڑ ہے جو اس سے خالی ہے وہ فاسق ہے۔ تقویٰ سے زینت اعمال پیدا ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ....اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 570)

عالم باعمل ہوں تا کہ ان کی تحریر اور تقریر کا دوسروں پر اثر بھی ہو سکے۔ ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑوں آدمی سے بہتر ہے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 65)

اعمال روح کی غذا

ایسے طور پر اعمال صالحہ صادر ہوں کہ ان میں لذت پیدا ہو....اور ان کے بغیر جی ہی نہ سکیں

باقی صفحہ 6 پر

(رپورٹ: ثاقب محمود عاطف صاحب)

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا

16واں جلسہ سالانہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا 16واں جلسہ سالانہ اپنی اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ مورخہ 22 تا 24 اپریل 2000ء کو بیت الہدیٰ سڈنی میں منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے اس مرکزی جلسہ میں احباب جماعت دور دراز کے سفر طے کر کے سڈنی پہنچے۔ سڈنی کے علاوہ ایڈیلیڈ‘ برزبن‘ میلبورن اور کینبرا کی جماعتوں نے اس جلسہ میں بھرپور شرکت کی۔ سڈنی سے باہر کی جماعتوں میں حاضری کے لحاظ سے میلبورن پہلے نمبر پر‘ ایڈیلیڈ دوسرے نمبر پر‘ برزبن تیسرے اور کینبرا چوتھے نمبر پر رہا۔ اس لمبی سفر کے لئے کئی احباب (جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں) نے 24 گھنٹے کا بس کا سفر طے کیا۔ جلسہ کے دوران حضرت مسیح موعود کے چمن کے ان پھولوں نے بیت الہدیٰ کے احاطہ کو بہت ہی بارونق بنائے رکھا۔ اور اللہ کے فضل سے ایک عجیب روحانی منظر تھا جو وہاں دکھائی دیتا تھا۔ حاضری کے لحاظ سے بھی یہ جلسہ سالانہ گزشتہ سال سے بہتر رہا۔ گزشتہ سال کی حاضری 425 افراد پر مشتمل تھی جبکہ اس سال خدا کے فضل سے یہ تعداد بڑھ کر 600 افراد تک جا پہنچی۔ الحمدللہ۔

جلسہ کی تیاری

جلسہ سالانہ کی تیاریاں کئی ماہ پہلے سے شروع ہو گئی تھیں۔ جملہ امور کو احسن طریق سے سر انجام دینے کے لئے مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے جس میں رجسٹریشن‘ استقبال‘ حفاظت‘ ضیافت‘ تربیت‘ اسٹیج‘ رہائش اور تقسیم خوراک وغیرہ کے شعبہ جات شامل تھے۔ خدا کے فضل سے ہر شعبہ کے ناظمین اور معاونین نے نہایت محنت سے کام کیا۔ وقار عمل کے ذریعہ سے بھی بہت کام مکمل کئے گئے جن میں بیت الذکر کی صفائی‘ کار پارک کی توسیع اور اس کے علاوہ بہت سارے کام شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقار عمل میں انصاراللہ‘ خدام و اطفال نے بھرپور حصہ لیا۔ لجنہ نے بھی وقار عمل میں حصہ لیتے ہوئے بیت الذکر کی اندرونی صفائی کا کام سرانجام دیا۔ جلسہ کے دنوں میں اور بعد میں بھی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود نے حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت بھرپور طریقہ سے کی اور لنگر خانہ کی ٹیم نے نہایت عمدہ اور لذیذ کھانا تیار کیا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کی وجہ سے بیت الذکر کو نہایت خوبصورت رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور بیت کے مینار پر رنگ برنگے قمقمے رات کے وقت حسین نظارہ پیش کرتے تھے۔ جلسہ کے اسٹیج کو بھی سادہ اور دلکش انداز میں سجایا گیا۔

جلسہ کے دنوں میں نماز تہجد کے علاوہ باجماعت نمازیں اور درس القرآن باقاعدگی کے ساتھ ہوتا رہا۔

افتتاحی خطاب

پہلے دن مورخہ 22 اپریل کو جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز مکرم و محترم مولانا محمود احمد شاہد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کی‘ آنے والے سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کے مقدس ایام میں ایک دوسرے سے محبت سے پیش آنے اور ہر وقت ذکر الٰہی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد جلسہ کی کارروائی مکرم خالد سیف اللہ صاحب کی زیر صدارت جاری رہی۔ اس سلسلہ کی پہلی تقریر مکرم محمد اسلم ناصر صاحب نے "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ میلبورن نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کی۔ آپ کی تقریر اردو میں تھی۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر ڈاکٹر ریاض اکبر صاحب نے انگریزی میں کی۔

دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس کا آغاز مکرم ڈاکٹر منیر احمد عابد صاحب صدر جماعت احمدیہ ایڈیلیڈ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم نیک محمد صاحب نے "دین میں مالی قربانی کی اہمیت" پر اردو میں تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم منصور شاہ صاحب نے انگریزی میں تقریر کی جس کا عنوان تھا

What is Ahmadi Culture

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم اطہر محمود صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود پر کی۔

مجلس شوریٰ

اسی روز شام ساڑھے چار بجے مجلس شوریٰ کا اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا جو نماز مغرب اور عشاء کے بعد بھی جاری رہا۔

دوسرا دن

دوسرے دن جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز صبح دس بجے مکرم عبداللطیف مقبول صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب نے انگریزی میں تقریر کی جس کا عنوان تھا "Peace not Terrorism" ان کے بعد مکرم خلیل شیخ صاحب نے بھی انگریزی میں "Concept of Human Rights" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر امجد طارق صاحب نے Philosophy of Suffering کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب نے "حضرت باباگرونانک اور سکھ ازم" کے موضوع پر کی۔

چوتھے اجلاس کا آغاز مکرم خالد سیف اللہ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد چند غیر از جماعت دوستوں نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم ظہور رسول بٹ صاحب نے انگریزی زبان میں "Jesus among the lost sheep" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم نعیم حبیب اللہ صاحب صدر مجلس انصاراللہ آسٹریلیا نے اردو میں "صداقت حضرت مسیح موعود" کے موضوع پر اور مکرم تفضل حسین صاحب نے "Status of Women" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اجلاس کے اختتام پر ایک کوئز پروگرام ہوا جس میں آسٹریلیا کی سب جماعتوں کی ٹیموں نے شرکت کی۔

اختتامی اجلاس

مورخہ 24/اپریل جلسہ سالانہ کا اختتامی دن تھا۔ اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم مولانا محمود احمد شاہد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی زیر صدارت ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد ایک غیر از جماعت دوست مکرم عبدالحمید صاحب جو میلبورن سے تشریف لائے تھے نے اپنے تاثرات جماعت احمدیہ کے بارے میں بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم وحید احمد صاحب نے دعوت الی اللہ کے موضوع پر اور مکرم موسیٰ بن معران صاحب نے "Blessings of Khilafat" کے موضوع پر اور مکرم مولانا مسعود احمد صاحب مربی سلسلہ برزبن نے اردو میں "بدرسومات کے متعلق احمدیہ تعلیمات" کے موضوع پر تقاریر کیں۔

آخر میں مکرم مولانا محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے اپنے اختتامی خطاب سے پہلے جلسہ کی حاضری کے اعداد و شمار بیان فرمائے۔ آپ نے جلسہ کے جملہ انتظامات کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے ہر شعبہ کے کارکنان نے نہایت ہی جذبہ اور لگن سے کام کیا ہے۔ شادی بیاہ کے بارے میں آپ نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ قول سدید ہمیشہ پیش نظر رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی بابرکت تحریک ایم ٹی اے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اسی طرح آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ لین دین کے معاملہ میں ہمیشہ دیانت داری سے کام لیں۔ اگر کوئی بھائی کسی سے قرضہ لیتا ہے تو اس کو پُراحسن طریق سے واپس کرے اور کسی قسم کی ٹال مٹول سے کام نہ لے۔ آپ نے فرمایا کہ اکثر لوگ قرضہ تو لے لیتے ہیں لیکن ادائیگی کے وقت سستی دکھاتے ہیں۔ اور تھوڑا تھوڑا کر کے دیتے ہیں لہٰذا جماعت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت کے اندر حسن اخلاق پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ آج آپ نے دنیا کے دل اپنے اچھے اخلاق سے جیتنے ہیں اور آپ وہ اچھے اخلاق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے سیکھیں۔ اور جب دنیا آپ کے اچھے اخلاق کی گرویدہ ہو جائے گی تو لازماً احمدیت کی طرف جھکے گی۔

محترم امیر صاحب نے آنے والے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ نہایت لمبے سفر طے کر کے یہاں پہنچے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ان کو بحفاظت اپنے گھروں میں واپس لے جائے اور سفر میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ اسی طرح محترم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ میں کام کرنے والے سب کارکنان کا بھی شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزاء سے نوازے۔

اختتامی دعا سے پہلے محترم امیر صاحب نے جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی اور درازی عمر اور حضور کے مقاصد جلیلہ کے پورا ہونے کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

(الفضل انٹرنیشنل 23-جون 2000ء)

لیزر

آج کے دور میں لیزر کا استعمال عام ہو رہا ہے۔ آنکھوں کی سرجری کے لئے لیزر شعاعیں چاقو کا کام کرتی ہیں۔ دھاتی پلیٹوں کو کاٹنے اور جوڑنے کے لئے بھی لیزر کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جسم میں بیمار بافتوں (Tissues) کو ختم کرنے میں استعمال ہوتی ہیں۔ لیزر روشنی کی ایک نہایت طاقتور اور زیادہ مرتکز شعاع ہوتی ہے۔ یہ یک سمتی شعاعیں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ لمبے فاصلے تک بغیر منتشر ہوئے پہنچ جاتی ہیں ان کی ان خصوصیات کی بناء پر زمین سے چاند کا فاصلہ ماپنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

غلام مصباح بلوچ صاحب

ایک عالمی خادم خلق تنظیم

انجمن ہلال احمر - ریڈ کراس

جون 1859ء میں سولفرینو کے مقام پر آسٹریا اور فرانس کے درمیان ایک جنگ ہوئی جو تاریخ میں
The Battle of Solfreno
کے نام سے مشہور ہے۔ اس جنگ میں آسٹریا کے 14000 سپاہی قتل اور زخمی ہوئے جبکہ 8000 بندے لاپتہ ہوئے یا قیدی بنائے گئے دوسری جانب فرانسیسی فوج کے 15000 فوجی قتل اور زخمی ہوئے جبکہ 2000 سے زائد انسان لاپتہ ہوئے یا قیدی بنالئے گئے۔ گویا کہ 40000 سے زائد افراد جنگ کا شکار ہوئے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد جو سپاہی قتل ہوئے وہ تو ہوئے لیکن بے شمار فوجی ابھی تک زندہ تو تھے لیکن اپنی حالت زار کے باعث کسمپرسی کے عالم میں میدان جنگ میں پڑے سسک رہے تھے۔ ایسے وقت میں سوئٹزرلینڈ کے ایک نوجوان تاجر ژین ہنری دوونانت (Jean Henri Dunant) نے اردگرد کے لوگوں کو اکٹھا کرکے زخمی فوجیوں کی مرہم پٹی اور انہیں طبی امداد کی فراہمی کا کام سرانجام دیا۔ بے کسی اور بے چارگی کے عالم میں تڑپتے ہوئے انسانوں کو دیکھ کر ہنری دوونانت کا دل جذبہ رحم سے بے تاب ہو گیا تھا چنانچہ اس کام کے بعد 1862ء میں انہوں نے فوراً ہی ایک کتاب
Un Souvenir de Solferino
یعنی "سولفرینو کی ایک یاد" لکھی جس میں انہوں نے جنگ کے مذموم اور بھیانک نتائج و آثار کا نقشہ کھینچتے ہوئے اپنی رائے دی کہ ہر ملک میں رضاکاروں کی ایک جماعت ہونی چاہئے جو جنگ میں زخمی ہونے والے سپاہیوں کی دیکھ بھال اور ان کی طبی امداد کا کام سرانجام دے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے انہوں نے یورپ کے مختلف ممالک کا دورہ کرکے انہیں اس مشورے پر عمل کرنے پر اکسایا۔ ہنری دوونانت کا موقف لائق تحسین اور قابل احترام تھا لہذا جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں یورپ کے سولہ ملکوں کے نمائندے شریک ہوئے۔ جملہ اراکین نے بھرپور اعانت کا یقین دلاتے ہوئے اتفاق رائے کے ساتھ ایک مسودۂ قانون منظور کیا جس کی رو سے 1863ء میں انجمن ریڈ کراس (Red Cross Community) کا قیام عمل میں آیا۔ ہنری دوونانت کی وفات 1910ء میں ہوئی ان کی خداترسی اور امن پسند خیال کی وجہ سے انہیں 1901ء میں امن کا نوبل انعام بھی دیا گیا۔

1881ء میں کلارا بارٹن (Clara Barton) جو امریکہ کی ایک رضاکار شخصیت تھیں اور نرسنگ (Nursing) کی خدمت سرانجام دیتی تھیں، کے زیر اہتمام انجمن ریڈ کراس کی شاخ امریکہ میں قائم کر دی گئی چنانچہ 1882ء میں امریکہ نے بھی جنیوا کنونشن پر دستخط کر دیئے۔

اس انجمن کے اغراض و مقاصد فلاحی اور خیراتی نوعیت کے تھے۔ یہ طے پایا تھا کہ زخمی اور بیمار سپاہیوں اور فوجیوں کی دیکھ بھال، مرہم پٹی، علاج معالجہ اور غذائی سہولتوں کے اہتمام میں دستخط کنندہ ممالک، جب بھی ان سے امداد طلب کی جائے، کسی تعصب کے بغیر حصہ لیں گے۔ وہ اس پہلو پر بھی غور نہیں کریں گے کہ لڑائی کن ملکوں کے درمیان ہوئی، سبب جنگ کیا تھا، صحیح یا غلط قدم کس نے اٹھایا تھا، ہارا یا جیت کس ملک یا قوم کی ہوئی۔ بالفاظ دیگر معذور لوگوں کی فلاح و بہبود خالص انسانی نقطہ نظر سے کی جائے گی۔ امداد کے ضمن میں نقد رقم کے علاوہ دوائیں، مرہم پٹی کا سامان، غذائی اشیاء اور طبی عملہ حسب ضرورت طلب کیا جائے گا اور جہاں تک ممکن ہو گا رکن ممالک مطالبات کو پورا کیا کریں گے۔ خواہ وہ براہ راست یا بالواسطہ اس لڑائی میں ملوث ہی کیوں نہ ہوں۔

نشان

جمع کا نشان + سرخ رنگ سے سفید کپڑے پر بنایا گیا جو اس انجمن کا خصوصی نشان قرار پایا۔ یہ خصوصی نشان سوئٹزرلینڈ کے قومی پرچم کے نشان کو بالکل الٹ کر تیار کیا گیا ہے جو سرخ زمین پر سفید جمع کے نشان کو ظاہر کرتا ہے۔ اس انجمن کا یہ خصوصی نشان سوئٹزرلینڈ کے جھنڈے سے مشابہت رکھتا ہے اور یہ ہنری دوونانت کے احترام کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ اس ملک کے باشندے تھے۔ بہر کیف یہ فیصلہ مان لیا گیا کہ اگر کسی فرد، کسی دستے، کسی گاڑی یا عمارت پر یہ نشان لگا ہوا نظر آئے تو ہر حالت میں اس کا احترام کیا جائے گا اور کسی صورت میں بھی اسے نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔

اسلامی ملکوں کے ارباب اقتدار نے اس بین الاقوامی انجمن کے اغراض و مقاصد سے اختلاف رائے نہیں کیا بلکہ انہوں نے ان کو ہر لحاظ سے مفید اور تقاضائے وقت کے مطابق سمجھا البتہ ذرا سی ترمیم تجویز کی یعنی اسلامی ملکوں میں اس کا نام ریڈ کراس (Red Cross) کی بجائے انجمن ہلال احمر
(Red Crescent Community)
تجویز کیا گیا چونکہ بنیادی اعتبار سے کام میں کوئی اختلاف نہیں تھا اس لئے نام کی تبدیلی پر انجمن کی تنظیمی کمیٹی نے اعتراض نہیں کیا۔ اسی طرح ایران نے اپنے لئے انجمن شیر و خورشید (Red Lion and Sun) تجویز کیا۔ لہذا اس انجمن کی شاخیں تمام اسلامی ملکوں میں بھی قائم ہو گئیں۔

تنظیم

شروع میں انجمن ریڈ کراس کے تحت ایک بین الاقوامی کمیٹی قائم کی گئی جس میں صرف سوئٹزرلینڈ کے پچیس باشندے شامل کیے گئے لیکن جوں جوں دوسرے ممالک عملی طور پر حصہ دار بنے اور انہوں نے انجمن کی شاخیں اپنے اپنے ملک میں قائم کرلیں تو ان کے نمائندوں کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر لیا گیا۔ بنیادی طور پر یہ انجمن
The International Red Cross
کہلاتی ہے لیکن امریکہ میں اس کی شاخ
The American National Red Cross
کے نام سے قائم ہے جس کا دفتر واشنگٹن میں ہے۔ کینیڈا میں Canadian Red Cross کے نام کے تحت اس انجمن کا دفتر ٹورنٹو میں کام کر رہا ہے اور اسلامی ممالک میں ہلال احمر (Red Crescent) کے تحت اس انجمن کا کام چل رہا ہے۔ انٹرنیشنل ریڈ کراس کے جلسے ہر چوتھے سال کسی ایک ملک میں منعقد ہوتے ہیں۔

1948ء میں اس انجمن کے تحت مرکز عطیہ خون کا اضافہ کیا گیا جو دنیا کا سب سے بڑا مرکز عطیہ خون ہے جس کے تحت 4100 سے زائد عوامی اور ملٹری ہسپتالوں کو خون مہیا کیا جاتا ہے۔ کینیڈا میں اس عطیہ خون پروگرام کا آغاز 1947ء میں ہوا تھا۔

کام کی وسعت

جب پہلی جنگ عظیم ختم ہونے کے بعد کچھ عرصے کے لئے امن و عافیت کی فضا قائم رہی تو انجمن نے جنگ میں زخمی ہونے یا بیمار پڑنے والے سپاہیوں اور فوجیوں کے علاوہ ان ستم رسیدہ افراد کو بھی اس زمرے میں شامل کر لیا جو کسی وبائی مرض کے پھیلنے، طوفانی سیلاب، زلزلے، قحط یا آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے متاثر ہوئے ہوں اور بے سروسامان رہ جانے یا ان قدرتی آفات کے ہاتھوں زخمی یا بیمار ہو جانے کے باعث امداد کے مستحق ہوں۔

ادارے کے ہیڈکوارٹر (جنیوا) میں ایک شعبہ (Central Training Agency) بھی ہے۔ یہاں تقریباً ان 45 ملین یعنی چار کروڑ پچاس لاکھ زخمی فوجیوں کا ریکارڈ موجود ہے۔ جو دوسری جنگ عظیم کے دوران تختہ مشق بنائے گئے تھے۔ مختلف بڑی مملکتوں کے درمیان ہونے والی جھڑپوں میں ہونے والے شہیدوں اور زخمیوں کا ریکارڈ بھی موجود ہے۔

خدمت کے 3 پہلو

امن و آشتی کے وقت ریڈ کراس بنیادی طور پر تین مختلف انداز سے خدمت خلق کا کام سرانجام دیتی ہے۔

1- First Aid یعنی ابتدائی طبی امداد۔ اس شعبہ میں مختلف پبلک جگہوں پر جہاں کثرت سے عوام کا آنا جانا ہو، احتیاطی طور پر چھوٹی ڈسپنسریز قائم کی جاتی ہیں اور ایمبولینس کی سہولت بھی تیار رکھی جاتی ہے تاکہ کسی اچانک حادثے کے وقت زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد دے کر انہیں فوراً ہسپتال پہنچایا جائے۔

2- Nursing اس شعبے کے تحت رضاکار خواتین یا نرسز ہسپتالوں، کلینکس یا گھروں میں طبی امداد کا کام سرانجام دیتی ہیں۔ اس شعبے کی خواتین District Nurses کی نگرانی کے تحت کام کرتی ہیں۔

3- Welfare اس شعبے کے تحت خاص طور پر بے کار، بے بس معذور لوگوں کے علاوہ یتامٰی کی خبرگیری کا کام سرانجام دیا جاتا ہے۔ معذور لوگوں کو دستکاری (handicrafts) کا کام سکھایا جاتا ہے۔ یتامٰی اور بے سہارا بچوں کے لئے ہوسٹلز بنائے جاتے ہیں۔

کتابیات

1- The book of Knowledge Vol.8
2- Encyclopaedia Britannica Vol.8
3- Everymans Encyclopaedia
4- سوئٹزرلینڈ میں میرے چند شب و روز از حکیم محمد سعید

سہاگہ عربی میں بورق، فارسی میں تنکار اور انگریزی میں Borax کہتے ہیں سہاگہ معدنی و مصنوعی دو قسم کا ہوتا ہے۔ سہاگہ معدنی تبت و نیپال میں بکثرت نکلتا ہے۔ سہاگہ کا رنگ سفید اور ذائقہ تیز ہوتا ہے۔

شورہ قلمی عربی میں ابقر، پنجابی میں شورہ اور انگریزی میں Salt Patre کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سفید اور ذائقہ شور و خشک ہوتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارھی ھیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ھو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32819 میں افتخار احمد ولد چوہدری اشفاق احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/17 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2000-3-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد افتخار احمد 1/17 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 مجید احمد صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر2 ملک محمد داؤد مربی سلسلہ وصیت نمبر 29410۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32820 میں جمیلہ بیگم زوجہ صدیق احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت 1998-3-16 ساکن سرائے نورنگ ضلع لکی مروت صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-7-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 8 تولہ مالیتی۔/40000 روپے۔ حق مہر۔/3000 زیورات میں شامل ہے۔ میں سالانہ یکصد روپے حصہ آمد ادا کروں گی میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جمیلہ بیگم ساکن سرائے نورنگ ضلع لکی مروت صوبہ سرحد گواہ شد نمبر1 صدیق احمد گڑ منڈی سرائے نورنگ گواہ شد نمبر2 فضل عمر پسر موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32821 میں چوہدری نصیر احمد رانجھا ولد چوہدری سردار خان صاحب قوم جٹ رانجھا پیشہ پنشنر عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 312/ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2000-2-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین چار ایکڑ نہری واقع چک نمبر 312/ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی۔/400000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 17 مرلہ چک نمبر 312/ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی۔/200000 روپے۔ 3۔ مکان برقبہ 7 مرلہ واقع چک نمبر 312/ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی۔/10000 روپے۔ کار ٹیوٹا کرولا نمبر 7257/M.N.J مالیتی۔/100000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/710000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3760 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/6000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری نصیر احمد رانجھا چک نمبر 312/ج۔ب P/O خاص ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر1 محمد افضال رانجھا زعیم انصاراللہ چک نمبر 312/ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 2 محمد اقبال رانجھا چک نمبر 312/ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32822 میں شاہدہ پروین ملک زوجہ شیخ کریم الدین قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 51۔ وکلاء کالونی بہاولنگر شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-1-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی پلاٹ برقبہ 14 ایکڑ مالیتی۔/360000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 15 مرلہ واقع احمد باغ ہاؤسنگ کالونی ہکلا ضلع راولپنڈی مالیتی۔/33000 روپے۔ 3۔ زمین برقبہ 4 کنال 9 مرلہ جس پر دکانیں تعمیر ہیں واقع کوٹھیانوالی ضلع بہاولنگر مالیتی۔/800000 روپے۔ 4۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/19000 روپے۔ 5۔ زیورات طلائی وزنی 60 تولہ مالیتی۔/386000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/1598000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/8000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شاہدہ پروین ملک زوجہ شیخ کریم الدین ایڈووکیٹ 51۔ وکلاء کالونی بہاولنگر شہر گواہ شد نمبر1 شیخ کریم الدین ایڈووکیٹ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 شیخ وسیم الدین بہاولنگر۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32823 میں عبداللطیف شاہد ولد چوہدری دین محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر ساڑھے اٹھاون سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع عمرکوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2000-2-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 24 ایکڑ مالیتی۔/960000 روپے۔ 2۔ پانچ دکانیں مع ڈبل سٹوری رہائشی مکان جس میں رہائش ہے مالیتی۔/1500000 روپے۔ 3۔ ایک عدد موٹر سائیکل یاماہا ماڈل 89ء مالیتی۔/20000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/2480000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/168000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبداللطیف شاہد پاک کلاتھ سٹور کنری ضلع عمرکوٹ گواہ شد نمبر1 محمود احمد ولد عبدالرحیم محلہ وزیر آباد کنری گواہ شد نمبر2 مرزا محمد عتیق ذکی میڈیکل سٹور کنری

بقیہ صفحہ 3

گویا وہ اعمال روح کی غذا ہو جائیں اور اس کی روٹی بن جائیں اور اس کا آب شیریں بن جائیں کہ بغیر اس کے زندہ نہ رہ سکیں۔

(روحانی خزائن جلد نمبر 22 ص 137)

خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے ازخود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ۔

(ملفوظات جلد نمبر 5 ص 407)

اگر انسان ایک عمل کرتا ہے اور اس کا نتیجہ کچھ نہیں تو اس کو اپنے اعمال کی پڑتال کرنی چاہئے کہ وہ کیسا عمل ہے جس کا نتیجہ کچھ نہیں۔

(ملفوظات جلد نمبر 5 ص 387)

اعمال سے ایمان کی آبپاشی

ایمان بھی ایک پودا ہے جسے اخلاص کی زمین میں بویا جاتا ہے اور نیک اعمال سے اس کی آبپاشی کی جاتی ہے۔.... اگر اس کی بروقت اور موسم کے لحاظ سے خبرگیری نہ کی جاوے تو آخر کار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے۔.... ایمان کا پودا اپنے نشوونما کے لئے اعمال صالحہ کو چاہتا ہے۔ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو پھر یہ ہرگز عنداللہ قبولیت کے قابل نہیں ہوتا.... ریا' عجب' تکبر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں۔

(ملفوظات جلد نمبر 3 ص 623)

خوب یاد رکھو کہ... خوابوں اور الہامات ہی پر نہ رہو بلکہ اعمال صالحہ میں لگے رہو.... مومن کی نظر ہمیشہ اعمال صالحہ پر ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 637)

میں اپنے نفس میں انتہا درجہ کا جوش اور درد پاتا ہوں..... آپ لوگ ان باتوں.... پر ایسے کاربند ہوں کہ ایک نمونہ ہو اور ان آدمیوں کو جو ہم سے دور ہیں اپنے فعل اور قول سے سمجھا دو اگر یہ بات نہیں اور عمل کی ضرورت نہیں ہے تو مجھے بتلاؤ کہ یہاں آنے سے کیا مطلب ہے میں مخفی تبدیلی نہیں چاہتا نمایاں تبدیلی مطلوب ہے تاکہ مخالف شرمندہ ہوں۔

(ملفوظات جلد نمبر 1 ص 93)

الفضل میگزین

نمبر 14

ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

دعوت الی اللہ کے سامان

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے (دعوت الی اللہ) کے سارے سامان جمع کر دیئے ہیں' چنانچہ مطبع کے سامان' کاغذ کی کثرت' ڈاک خانوں' تار' ریل اور دخانی جہازوں کے ذریعہ کل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور پھر نت نئی ایجادیں اس جمع کو اور بھی بڑھا رہی ہیں' کیونکہ اسباب (دعوت الی اللہ) جمع ہو رہے ہیں۔ اب فونوگراف سے بھی (دعوت الی اللہ) کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے۔ اخباروں اور رسالوں کا اجراء غرض اس قدر سامان (دعوت الی اللہ) کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں ہم کو نہیں ملتی۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 49)

قرآن کریم کا فن اور خلاصہ

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

چھوٹی سے چھوٹی سورۃ بھی اگر قرآن شریف کی لے کر دیکھی جاوے تو معلوم ہو گا کہ اس میں فصاحت و بلاغت کے مراتب کے علاوہ تعلیم کی ذاتی خوبیوں اور کمالات کو اس میں بھر دیا ہے۔ سورۃ اخلاص ہی کو دیکھو کہ توحید کے کل مراتب کو بیان فرمایا ہے اور ہر قسم کے شرکوں کو رد کر دیا ہے۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ کو دیکھو کہ کس قدر اعجاز ہے۔ چھوٹی سی سورۃ جس کی سات آیتیں ہیں۔ لیکن دراصل سارے قرآن شریف کا فن اور خلاصہ اور فہرست ہے۔ اور پھر اس میں خدا تعالیٰ کی ہستی' اس کے صفات' دعا کی ضرورت' اس کی قبولیت کے اسباب اور ذرائع' مفید اور سود مند دعاؤں کا طریق۔ نقصان رساں راہوں سے بچنے کی ہدایت سکھلائی ہے' وہاں دنیا کے کل مذاہب باطلہ کا رد اس میں موجود ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 34)

حضرت مسیح موعود کے بعض اہم سفر

1- سفر لدھیانہ	1884ء
2- سفر دہلی	1884ء
3- سفر ہوشیار پور	1886ء
4- سفر پٹیالہ	1888ء
5- سفر لدھیانہ	1889ء
6- سفر علی گڑھ	1889ء
7- سفر امرتسر	1891ء
8- سفر دلی	1891ء
9- سفر لاہور	1892ء
10- سفر سیالکوٹ	1892ء
11- سفر کپور تھلہ	1892ء
12- سفر سیالکوٹ	1904ء
13- آخری سفر لاہور	1908ء

کمپیوٹر ڈکشنری

بفر Buffer کسی سرکٹ کو دوسرے حصوں کی دخل اندازی سے بچانے کیلئے ایک اضافی ڈیٹا سٹوریج ڈیوائس جو عارضی طور پر ڈیٹا کو سٹور رکھتی ہے۔

بائنری۔ اعداد کا ایک ایسا نظام جو دو کی بنیاد پر کام کرتا ہے۔ اس میں صرف زیرو اور ایک ایسے اعداد ہوتے ہیں جن سے سارا کام لیا جاتا ہے۔

ترقی اور فلاح کا راز

قرطبہ اور اشبیلیہ کی عظیم الشان سلطنتیں کسی دشمن کی قوت نے ہمارے ہاتھ سے نہیں چھینیں' انہیں ہم نے خود کھویا ہے۔ ہماری ترقی اور فلاح کا راز اس شاہراہ اعظم پر چلنے میں تھا جو ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی تھی۔ اس شاہراہ پر چلتے ہوئے ہم عرب کے ریگزاروں سے نکل کر ھسپانیہ کے مرغزاروں تک آپہنچے۔ اسی شاہراہ پر چلتے ہوئے ہم نے قیصرو کسریٰ کے تاج پاؤں تلے روند ڈالے۔ یہ شاہراہ ہمیں افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں اور کوہ البرز کی برفانی چوٹیوں تک لے گئی۔

ہمارا تنزل اس وقت شروع ہوا جب ہم یہ شاہراہ چھوڑ چکے تھے۔ اسلام نے ہمارے لئے قدرت کے انعامات کا دروازہ کھولا تھا لیکن ہم نے اپنے ہاتھوں سے رحمت کا یہ دروازہ بند کر دیا۔

(نسیم حجازی کے "شاہین" سے انتخاب)

مقدس کتاب کی قسم

ایک روز ایک مفلوک الحال بڑھیا آئی اور رو رو کر بولی۔ میری چند بیگھے زمین ہے جسے پٹواری نے اپنے کاغذات میں اس کے نام منتقل کرنا ہے لیکن وہ رشوت لئے بغیر یہ کام کرنے سے انکاری ہے۔ رشوت دینے کی توفیق نہیں۔ تین چار برس سے وہ طرح طرح کے دفتروں میں دھکے کھا رہی ہے لیکن شنوائی نہیں ہوئی۔

اس کی دردناک بپتا سن کر میں نے اسے اپنی کار میں بٹھایا اور جھنگ شہر سے ساٹھ ستر میل دور اس کے گاؤں کے پٹواری کو جا کر پکڑا۔ ڈپٹی کمشنر کو اپنے گاؤں میں اچانک دیکھ کر بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔

پٹواری نے سب کے سامنے قسم کھائی کہ بڑھیا شر انگیز عورت ہے اور زمین کے انتقال کے بارے میں جھوٹی شکائتیں کرنے کی عادی ہے۔ اپنی قسم کی عملی تصدیق کرنے کیلئے پٹواری اندر سے ایک جزدان اٹھا کر لایا اور اسے سر پر رکھ کر کہنے لگا۔

حضور دیکھئے! میں اس مقدس کتاب کو سر پر رکھ کر قسم کھاتا ہوں۔ گاؤں کے ایک نوجوان نے مسکرا کر کہا "جناب! ذرا یہ بستہ کھول کر بھی دیکھئے۔ ہم نے بستہ کھولا تو اس میں قرآن شریف کی جلد نہیں پٹوار خانے کے رجسٹر بندھے ہوئے تھے۔ میرے حکم پر پٹواری بھاگ کر ایک اور رجسٹر لایا اور سر جھکا کر بڑھیا کی انتقال اراضی کا کام مکمل کر دیا۔

(قدرت اللہ کی کتاب "شہاب نامہ" سے اقتباس)

آسودہ زندگی کی تلاش

ایک دفعہ کا ذکر ہے گنجان آباد شہر کے ایک درخت کی ٹہنی پر دو پرندے چہچہا رہے تھے کہ اچانک ایک نے پوچھا "آج کا انسان پریشان حال کیوں نظر آتا ہے؟" دوسرے نے جواب دیا "تلاش رزق میں" پہلا بولا "رزق کی تلاش میں تو ہم بھی رہتے ہیں لیکن ہم تو پریشان نہیں ہوتے" دوسرے نے کہا "دراصل ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ رزق خدا کی طرف سے ملتا ہے۔ لیکن انسان اپنے آپ پر بھروسہ کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ پریشان حال نظر آتا ہے"۔ پہلے نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا "پھر تو اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم انسان نہ ہوئے"۔

یہ حقیقت ہے کہ زیادہ سے زیادہ کی تلاش نے انسان کو بے سکون کر دیا ہے۔ خواہ وہ کسی ترقی یافتہ ملک کا شہری ہو یا ترقی پذیر ملک کا۔ تفکرات اور پریشانیوں میں جکڑا ہوا ہے۔

خوش حال اور آسودہ زندگی ایک ایسی منزل ہے جس کے لئے ہر شخص ساری عمر سرگرداں رہتا ہے۔ براعظم ایشیا کے صرف چند خطے اور دو چار ممالک ہی ایسے ہیں جہاں لوگوں کو زندگی کی آسائشیں میسر ہیں ورنہ اربوں انسانوں کو زندگی کی خوشیاں تو درکنار پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لئے دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں ہوتی۔ دوسری طرف دنیا کے بہت سارے ممالک ایسے بھی ہیں جہاں کے لوگ بظاہر خوش حال نظر آتے ہیں لیکن حیرت اس پر ہوتی ہے کہ پریشان وہ بھی ہیں اور سکون انہیں بھی میسر نہیں۔ یونیسیف کے ایک تجزیئے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اقتصادی و سماجی بحران کے باعث جرائم میں اضافہ اور انسان کا سکون ختم ہوتا جا رہا ہے۔

حالات اور واقعات بتا رہے ہیں کہ آج ہر انسان افسردہ اور ہر شخص بے چین ہے خواہ وہ غریب ہے۔ قناعت' سادگی اور صبر و شکر جیسی گرانقدر خصوصیات انسان کے دل و دماغ سے اٹھ چکی ہیں اور صرف کتابوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔

مشروم (کھمبی) مفید اور کار آمد غذا

پرکشش پھول نما اجسام جو عموماً بارش کے بعد مختلف جگہوں پر نظر آتے ہیں انہیں مشروم یا کھمبیاں کہتے ہیں۔ مشروم نباتات کے اس گروہ سے تعلق رکھتی ہیں جنہیں پھپھوند یا فنجائی کہتے ہیں۔ مشروم کو اپنے لذیذ ذائقہ اور نفیس خوشبو کی بناء پر آہستہ آہستہ اعلیٰ غذا کا مقام حاصل ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماضی میں یونانی' رومی' مصری اور چینی شہنشاہوں کے دستر خوان کی زینت بنی رہی۔ مشروم یا کھمبی اپنے متعدد غذائی خواص کی بناء پر آج بھی دنیا میں بے حد مقبول ہے۔ یہ یورپ' امریکہ' مشرق بعید' جاپان' چین اور روس میں عمدہ غذا کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ مشروم میں پروٹین کی مقدار تیس سے چالیس فیصد ہے جو گوشت اور دودھ سے بھی زیادہ ہے۔ اس میں وٹامن اور نمکیات بھی وافر مقدار میں موجود ہیں۔ چونکہ اس میں نشاستہ اور چکنائی بہت کم ہیں لہٰذا یہ دل اور ذیابیطس کے مریضوں اور فربہ لوگوں کے لئے بہترین غذا ہے۔ جدید سائنسی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ اس میں اٹھارہ ضروری امائنو ایسڈ بھی پائے جاتے ہیں۔ فاسفورس اور دیگر نمکیات کی موجودگی کی وجہ سے جسمانی طاقت کے لئے بہت مفید ہے۔ وٹامن بی نشاستہ کے لئے ہاضم ہے اور باقی وٹامن مختلف بیماریوں میں کار آمد ثابت ہوتے ہیں۔ مشروم میں ان مفید اور قیمتی اجزاء کی موجودگی سے اسے ایک مفید اور بہترین غذا قرار دیا جاتا ہے۔

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 12- جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 سنٹی گریڈ
جمعرات 13- جولائی غروب آفتاب- 7-18
جمعہ 14- جولائی طلوع فجر- 3-32
جمعہ 14- جولائی طلوع آفتاب 5-16

جسٹس فلک شیر چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ

لاہور ہائی کورٹ کے سب سے سینئر جج مسٹر جسٹس فلک شیر کو بالآخر چیف جسٹس مقرر کر دیا گیا۔ صدر کی طرف سے ان کے تقرر کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ وہ موجودہ چیف جسٹس مسٹر جسٹس اللہ نواز کی ریٹائرمنٹ کے بعد 14- جولائی کو اپنے منصب کا حلف اٹھائیں گے انہوں نے اپنے تقرر کی خبر ملنے پر کہا کہ میرا تقرر من جانب اللہ ہے اللہ میری رہنمائی فرمائے۔ یاد رہے کہ عدالت عالیہ کی سربراہی کے عہدے کے لئے دو بار ان کو نظرانداز کیا گیا بالآخر ان کی سینارٹی تسلیم کر لی گئی۔ نامزد چیف جسٹس ستمبر 2005ء کو ریٹائر ہوں گے ان کے تقرر سے جسٹس تنویر احمد خان اور جسٹس نذیر اختر کے چیف جسٹس بننے کا امکان اب ختم ہو گیا ہے۔ نامزد چیف جسٹس 11- مارچ 1987ء کو جونیجو دور میں ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے تھے۔

بجلی مہنگی کرنے کا اشارہ

واپڈا کے چیئرمین نے کہا ہے کہ بجلی مہنگی کرنے کے لئے بہت دباؤ ہے۔ فرنس آئل ڈیزل آئل اور گیس کی قیمتوں میں اضافے سے محکمہ پر 4- ارب 60 کروڑ روپے کا اضافی بوجھ پڑا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کسانوں کو نجی ٹیوب ویلوں سے سستی بجلی کی سہولت 30- جون سے ختم کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کے بعض حلقے یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ پانی کی تقسیم منصفانہ نہیں یہ ان کی منفی سوچ ہے۔ ہمیں ملک کا چپہ چپہ عزیز ہے۔ تربیلا اور منگلا سے پانی طے شدہ شیڈول کے مطابق لیا جا رہا ہے۔

آرمی مانیٹرنگ سیل کی حکومت پنجاب پر تنقید

بیگم کلثوم نواز کے کاروان اور لاہور کے پریس کلب میں پولیس کے دھاوے بولنے کے واقعات کو آرمی مانیٹرنگ سیل نے حکومت اور انتظامیہ کی نااہلی قرار دیا ہے۔ اعلیٰ فوجی افسروں کے اجلاس میں رپورٹ اسلام آباد بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور ان واقعات پر انتہائی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ذمہ دار افسروں کے خلاف کارروائی کی سفارش کی ہے۔

دو وزراء کی طرف سے مذمت

وفاقی وزیر اطلاعات جاوید جبار اور صوبائی وزیر اطلاعات شفقت محمود نے پریس کلب میں پولیس کے ایکشن کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پولیس اہلکاروں کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔ آئندہ ایسی حرکت ہوئی تو وزارتوں کی پرواہ کئے بغیر صحافیوں کی صفوں میں شامل ہو جائیں گے۔

اسرائیل مقبوضہ کشمیر میں

اسرائیل مقبوضہ کشمیر میں آ گیا ہے اسرائیل کے جنگی ماہرین اگلے ماہ سری نگر پہنچ رہے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی آرمی ہیڈ کوارٹر کو ناقابل تسخیر بنانے کا ٹھیکہ اسرائیل کو دے دیا گیا ہے۔ زیر زمین لیزر تار بچھائے جائیں گے۔ ٹی وی مانیٹرنگ ہو گی' اور جوابی دہشت گردی کی تربیت دی جائے گی۔

انور سیف اللہ کی ضمانت منظور

لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے اکثریتی فیصلہ سے سابق وزیر انور سیف اللہ کی ضمانت منظور کر لی ہے اور ان کو دو کروڑ روپیہ بطور ضمانت جمع کرانے کا حکم دیا ہے۔ فل بنچ کے رکن جسٹس فلک شیر نے اختلافی نوٹ لکھا جبکہ دیگر چار ججوں نے ضمانت منظور کرنے کے حق میں رائے دی۔

آبادی روکنے کے لئے جنگی بنیادوں پر کام

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے اسلام آباد میں ایک کونسل سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بڑھتی آبادی پر قابو پانے کیلئے جنگی بنیادوں پر کام کرنا ہو گا۔ ملکی مسائل کی بنیادی وجہ آبادی میں اضافہ ہے۔ آئندہ تین سالوں میں آبادی میں اضافے کی شرح دو فیصد سے نیچے لائیں گے۔ موجودہ شرح 2ء2 فیصد ہے۔

پنجاب کے نئے وزیر

بریگیڈئر (ر) حامد سعید نے گزشتہ روز پنجاب کے وزیر بلدیات و دیہی ترقی کا حلف اٹھا لیا۔ ان کو نئے بلدیاتی نظام کے لئے اختیارات دیئے گئے ہیں۔

کوئی فرق نہیں پڑتا

گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد صفدر نے کہا ہے کہ سیاستدانوں کی طرف سے بلدیاتی نظام کو مسترد کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بعض سیاستدانوں نے ہر تجویز کو مسترد کرنے کے سوا کبھی کوئی کام نہیں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ چاروں صوبوں میں لوکل باڈیز ٹاسک فورس قائم کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرین ڈرامہ (بیگم کلثوم نواز کی کار کو کرین سے اٹھانے) کے ذمہ دار افسروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ کار کرین سے اٹھانے کی اس لئے ضرورت پڑی کہ سڑک پر تماشا لگ گیا تھا۔

فیصل صالح اور مرتضیٰ کھر رہا

پیپلز پارٹی کے فیصل صالح حیات اور صنعتکار مرتضیٰ کھر کو گذشتہ روز کیمپ جیل لاہور سے رہا کر دیا گیا۔ ملک غلام مصطفےٰ کھر اور دیگر افراد کی بڑی تعداد نے ان کا استقبال کیا۔ مرتضیٰ کھر' مصطفےٰ کھر کے بھائی ہیں سپریم کورٹ نے ان کی رہائی کے احکامات جاری کئے تھے۔

ٹیکس سروے روکنے کا فیصلہ

وزیر اطلاعات جاوید جبار نے کہا کہ دستاویزی تقاضے پورے کرنے کے لئے ٹیکس سروے روکا جا رہا ہے۔ شاید ہم سے غلطی ہوئی اس لئے فارم کو مختلف شقوں میں تبدیلی کر کے سروے کے کام کو آسان بنا دیا گیا ہے۔

ہائی کورٹ نے واپڈا افسروں کو جرمانہ کر دیا

ہائی کورٹ نے شہری کا بل ٹھیک نہ کرنے پر ہٹ دھرمی دکھانے پر ایکسین' ریونیو آفیسر اور ایس ڈی او کو پانچ پانچ ہزار روپے جرمانہ کر دیا ہے اور اپنے حکم میں کہا ہے کہ جرمانے کی رقم ان کی تنخواہوں سے وصول کی جائے۔ ہائی کورٹ نے سخت ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ واپڈا نے شہریوں کو تنگ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے یہ لوگ صبح اٹھ کر سوچتے ہیں کہ آج کس کا برا کرنا ہے۔ عدالت نے درخواست گذار کا بل دو دن کے اندر ٹھیک کرنے کا حکم دیا۔

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر- طاہر محمود ☎844986

پلاٹ برائے فوری فروخت
ایک عدد پلاٹ برقبہ 4- کنال
برلب جی ٹی روڈ ربوہ فوری فروخت کیلئے دستیاب ہے۔ سوئی گیس و بجلی کی سہولیات کے ساتھ
رابطہ: 213651 (رات 7 بجے تا 9 بجے)
اعجاز احمد چیمہ- 8/2 دارالصدر شمالی ربوہ

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری' سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا- اصفہان- شجر کار- ویجی ٹیبل ڈائز- کو کیشن- افغانی وغیرہ
Phones: 042-6306163, 042-6368130
FAX: 042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس
12 ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

داخلہ جاری ہے — ربوہ میں پروفیشنل ٹریننگ کا واحد بانی بااعتماد ادارہ — داخلہ جاری ہے
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس
طالبات کیلئے مخصوص وقت 5 تا 7 بجے شام
جدید کمپیوٹرز پر شارٹ کورسز، لانگ کورسز، ڈپلومہ کورسز، ہارڈ ویئر مکمل کورس، نیز ٹائپسٹ/ سٹینو ٹائپسٹ/ سٹینو گرافر کورس، اور ہر ملک کی ضرورت کے عین مطابق تیار کردہ سوفٹ ویئر پیکجز سکھانے والا واحد ادارہ
اور عنقریب ICC Web Site ملاحظہ کیجئے Mail :- icc@fsd.comsats.net.pk
رابطہ: ریلوے روڈ بالمقابل گلی یوٹیلٹی سٹور دارالرحمت شرقی الف ربوہ نیا فون نمبر: 213343

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
﴾ معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز ﴿
الکریم جیولرز
بازار فیصل- کریم آباد چورنگی- کراچی فون نمبر 6325511 - 6330334
پروپرائیٹر:- میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی